© rasailojaraid.com

دِل کی بات

بالآخر صدرِ مملکت قوم کے شدید مطالبے پر اپنی آئینی ذمہ داری سے سبکدوش ہوئے۔ ۶ اگست کا سورج بے نظیر آمریت کے خاتمے کی نوید جانفزا لے کر طلوع ہوا اور بدعنوانی، اقربا پروری، غنڈہ گردی، اخلاق باختگی اور لوٹ مار کی بساط لپیٹ کر غروب ہو گیا۔ پیپلز پارٹی نے اپنے عہدِ اقتدار میں کیا کھویا کیا پایا؟ اور ملک و قوم کو کیا دیا۔ اس کا فیصلہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ صدرِ مملکت نے جو چارج شیٹ لگائی ہے وہ اپنی جگہ مسلّمہ ہے لیکن ہمارے نزدیک ان دو برسوں میں دین کا مذاق اڑایا گیا، شعائر اللہ کی توہین کی گئی، دیندار اور شرفاء کا جینا دوبھر کیا گیا، عریانی اور فحاشی کو عروج بخشا گیا اور پوری بے شرمی کے ساتھ حدود اللہ پر تنقید کر کے انہیں ظالمانہ سزاؤں کا نام دیا گیا۔ ملک کے تمام وسائل بلاول کے کھلونوں، بخت آور کے پنگھوڑے، زرداریوں کی عشرتیوں اور جیالوں کی بدمستیوں کے لئے وقف کر دیئے گئے۔ قومی خزانے کو اس طرح لوٹا گیا کہ عہدِ رفتہ کی بدترین مثالوں کو بھی مات کر دیا گیا۔ اور بلاول ہاؤس میں پاک سرزمین کا نظام۔ لوٹ مار جہین شاد باد، کے ترانے گونجتے رہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ پی پی حکومت حدود اللہ کی توہین کے جرم کے ارتکاب پر اللہ کے عذاب کا شکار ہوئی ہے۔ بیگم زرداری اقتدار کی شب باشیوں میں بدمست ہو کر یہ بھول گئیں کہ ؎

تجھ سے پہلے تیرا باپ یہاں تخت نشیں تھا
اُس کو بھی خدا ہونے پہ اتنا ہی یقیں تھا

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ دن پلٹتے ہیں اور تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔

نئی حکومت کے پرانے صدر غلام اسحاق خان، وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی، غلام مصطفیٰ کھر، غلام حیدر وائیں اور کابینہ کے دیگر ارکان نے "احتساب" کو اپنی ترجیحات میں اولیت دی ہے۔ اور ۲۴ اکتوبر کو انتخابات کے انعقاد کا اعلان بھی کیا ہے۔ جس کا امکان مشکل ہے۔ اتنے مختصر وقت میں "احتسابی عمل" کی تکمیل ممکن نہیں۔ پھر یہ بھی واضح نہیں کہ احتساب کا معیار کیا ہے اور محتسب کون ہے؟ افسوسناک صورتِ حال یہ ہے کہ مرحوم صدر ضیاء الحق شہیدؒ کے زرّیں عہدِ اقتدار میں جس شخص کا احتساب کر کے ملک کی معزز عدلیہ نے اسے نااہل قرار دیا تھا وہ بھی آج محتسب ہے۔ ہماری مراد ملک غلام مصطفےٰ کھر ہے۔ ع

وہی قتل بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا

جنابِ صدر! اپنے اردگرد بھی لاٹھی گھمایئے۔ آپ نے پی پی کو پھر عوامی عدالت میں اپنی صفائی دینے کا موقع فراہم کرنے کی بات کی ہے اگر یہی بات تھی تو چارج شیٹ لگا کر معزول کرنے سے پہلے عوامی عدالت سے ریفرنڈم کراتے۔ لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مروجہ انتخابی طریقہ کار اس مسئلہ کا کوئی حل نہیں۔ بیالیس برس سے یہی کچھ ہوتا آیا ہے۔ اگر احتساب کی ٹھانی ہے تو پھر مکمل احتساب کیجیئے جن یورپی جمہوری معاشروں کی مثالیں دی جا رہی ہیں وہاں انہوں نے مجرموں کو اقتدار سے معزول کر کے ہمیشہ کے لئے نااہل قرار دے دیا ہے۔ "نکسن، مسٹر سوزوکی اور تناکا" کی مثالیں کافی ہیں۔ موجودہ بحران جو مستقل بحران ہے اس کا پائیدار حل یہ ہے کہ انتخابات میں ووٹر اور امیدوار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دونوں کے لئے میرٹ مقرر کیا جائے۔ اور جن لوگوں کو قومی اور آئینی مجرم قرار دیا گیا ہے انہیں ہمیشہ کے لئے نااہل قرار دیا جائے۔

موجودہ تبدیلی پر مختلف حلقوں نے اپنے اپنے ردِ عمل کا اظہار کیا ہے۔ "بیگم زرداری" نے کہا ہے کہ فوج ہمارے خلاف ہو گئی تھی سارا منصوبہ جی ایچ کیو میں تیار ہوا ہے"۔ کیا محترمہ اس سے انکار کریں گی کہ فوج ہی انہیں اقتدار پر لائی اور "تمغۂ جمہوریت" بھی آپ ہی نے فوج کو عطا کیا۔ پیپلز پارٹی کے حلقوں نے یہ تاثر بھی دیا ہے کہ ہماری حکومت کا خاتمہ دراصل شریعت بل کو سبوتاژ کرنے کی سازش ہے۔

پابوس میں لگائی کرن آفتاب کی
جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

اس شریعت بل والی تاویل کا جواب نہیں۔ اگر پی پی پی شریعت بل سے اتنی ہی مخلص تھی تو اس کے خلاف باقاعدہ تحریک کیوں چلائی گئی، اسے اسمبلی میں متنازعہ بنا کر نامنظور کرنے کی راہ کیوں ہموار کی گئی۔ یہ سب تاویلیں ہیں جو اصل حقائق سے قوم کو بے خبر رکھنے کے لئے گھڑی جا رہی ہیں لیکن حقائق کب تک چھپائے جا سکتے ہیں۔ آخر انہیں ظاہر ہونا ہے۔ پی پی پی اس سے انکار نہیں کر سکتی کہ مسئلہ افغانستان، مسئلہ کشمیر اور عراق کویت کی تازہ ترین صورت حال پر اس کی حکومتی پالیسی بھی معزولیٔ اقتدار کا ایک سبب ہے۔

ملک کی دینی جماعتوں اور علماء کرام کے لئے موجودہ صورتِ حال لمحۂ فکریہ اور ایک امتحان ہے اُن کی ذمہ داریاں پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پھر ایک موقع دیا ہے کہ وہ اپنی سابقہ سر پھٹول کی روش کو ترک کر کے سر جوڑ کے بیٹھیں اپنی منتشر قوت کو مجتمع کر کے حقیقی دینی انقلاب کی راہ ہموار کریں، قوم کی صحیح رہنمائی کریں، موجودہ حکومت بھی ہمارے لئے کوئی اسلامی حکومت نہیں۔ نئے وزیرِ اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے اپنے پہلے انٹرویو میں کہہ دیا ہے کہ "تحریکِ پاکستان کے وقت پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ" والی کوئی بات نہیں تھی۔ اس لئے ہمیں اس حکومت کے بارے میں بھی خوش فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔

تلاشِ منزل کے مرحلوں میں یہ حادثہ اک عجیب تھا
فریب راہوں میں بیٹھ جاتا ہے صورتِ اعتبار بن کر

اِس سال محرم میں امن و امان کی صورتِ حال نسبتاً بہتر رہی ہے لیکن بعض علاقوں میں انتظامیہ کا رویہ نہایت قابلِ مذمت رہا ہے۔ جو امن و امان کو سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے۔ جام پور ضلع راجن پور میں احرار کارکن جناب منیر احمد احرار پر مقامی ایس ایچ او کی موجودگی میں رافضیوں نے قاتلانہ حملہ کر کے انہیں شدید زخمی کر دیا وہ تا حال ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں مگر پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ منیر احمد احرار کا جرم یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت کا محافظ ہے۔ اسی طرح مجلس احرارِ اسلام تلمبہ کے کارکن جناب حافظ محمد اکرم صاحب کو چکڑالہ پولیس نے اس وقت گرفتار کر لیا جب وہ ملتان سے جلسہ میں شرکت کے لئے چکڑالہ پہنچے۔ پھر ان پر آوارہ گردی کے جرم میں مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس کا یہ رویہ قابلِ مذمت ہے۔ ہم پنجاب حکومت اور پنجاب پولیس کے افسرانِ بالا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان واقعات کی تحقیق کی جائے اور ذمہ دار پولیس افسران کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ منیر احمد احرار پر حملہ کے ملزموں کو گرفتار کیا جائے اور حافظ محمد اکرم پر قائم جھوٹا مقدمہ واپس لیا جائے۔

© rasailojaraid.com